والدین سے علیحدہ مستقل رہائش کا مطالبہ کرنے پر خاوند طلاق کی دھمکی دیتا ہے

زوجها يهددها بالطلاق لأنها تطلب سكنا مستقلا عن والديه

[أردو - اردو - urdu]

شيخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہاؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434
IslamHouse.com

والدین سے علیحدہ مستقل رہائش کا مطالبہ کرنے پر خاوند طلاق کی دھمکی دیتا ہے

الحمد للہ میری چھ ماہ قبل شادی ہوئی اور میں اپنے خاوند کے ساتھ سعودی عرب میں رہ رہی ہوں، میرا خاوند مصری ہے اور میں اصلا جرمن ہوں اور امریکہ کی شہریت حاصل کر رکھی ہے، میرا خاوند مجھے طلاق دینا چاہتا ہے کیونکہ میں نے ساس سسر سے علیحدہ رہائش کا مطالبہ کیا تھا حالانکہ ہم اس وقت خاوند کے والدین کے ساتھ نہیں رہتے بلکہ وہ مصر میں رہتے ہیں. وہ چند ہفتے قبل مصر جانے سے پہلے ہمارے ہاں سعودیہ میں تین ماہ رہ کر گئے ہیں میرا خاوند بھی واپس جانے کا سوچ رہا ہے اور والدین کے ساتھ ہی رہنا چاہتا ہے، تا کہ میں اس کے والدین کی خدمت کر سکوں، میں نے خاوند کو بتایا اس کا والدین کے بارہ میں سوچنا اور ان سے محبت رکھنا ایك اچھی چیز ہے، لیکن میں ایك بیوی کی حیثیت سے مستقل طور پر اس کی والدین کے ساتھ ایك ہی گھر میں نہیں رہ سکتی، اس نے وعدہ کیا ہے کہ ہم اسی گھر میں اوپر والی منزل پر رہیں گے تا کہ والدین کی خدمت کر سکیں، اور ان کی ضروریات پوری کی جائیں، میں نے اسے بتایا کہ اسلامی اور شرعی طور پر یہ میرا کام نہیں کہ میں ان کی خدمت کروں، اس لیے کہ اسلام میں کوئی ایسی نص اور دلیل نہیں ملتی جو اس کے نظریہ کی دلیل ہو.

اس طرح میرے بھی والدین ہیں ان کی خدمت کرنا بھی مجھ پر فرض ہے، اور ان سے صلہ رحمی کرنا اور ان کی ضروریات پوری کرنا مجھ پر بھی عائد ہونگی، میرا خاوند اس پر متفق ہے کہ میرے والدین کو جب بھی میری ضرورت ہوگی وہ ان کی خدمت کے لیے مجھے جانے سے منع نہیں کریگا، لیکن جب ابھی اس کی ضرورت نہیں تو میرے والدین کی خدمت کرو، میں نے سوچا ہے کہ یہ ہے تو اچھا لیکن اگر مجھ سے اس کے والدین کی خدمت صحیح نہ ہو سکی یا پھر میرا خاوند اس پر مطمئن نہ ہوا تو یہ مجھے طلاق کا باعث بن سکتا ہے، لیکن میں ایسا پسند نہیں کرتی، کیونکہ اس کے والدین کی خدمت اور گھر کی دیکھ بھال میرا ذمہ نہیں ہے، میں نے واضح کیا ہے کہ مجھے ان کی خدمت میں کوئی اعتراض نہیں اگر میرا گھر ان کے قریب ہی ہوا تو میں ان سے اچھے تعلقات رکھوں گی اور ان کی دیکھ بھال بھی کرونگی اور ضرورت کے وقت گھریلو معاملات میں

بھی ہاتھ بٹاؤں گی لیکن میں مستقل طور پر ایسا پسند نہیں کرتی، مثلا یہ کہ اگر ایسا نہ کروں تو مجھے سزا دی جائے یا پھر اسے مجھ پر لازم کیا جائے یا پھر اس کی مرضی کے مطابق نہ ہو تو مجھ پر دباؤ ڈالا جائے.
میں نے اس سے پوری وضاحت کے ساتھ بات کی ہے لیکن وہ مجھے طلاق دینا چاہتا ہے کیونکہ میں اپنی ساس اور سسر کے ساتھ ایك ہی گھر میں نہیں رہنا چاہتی، کیونکہ مجھے تجربہ ہے کہ ان کے ساتھ رہنے سے مجھے اپنی خصوصیت اور خاوند کے ساتھ خاص وقت بسر کرنے سے بھی ہاتھ دھونا پڑیں گے، کیونکہ گھر کے کام کاج میں مصروف رہوں گی، افسوس ہے کہ انہوں نے اور باقی رشتہ داروں نے میری غیبت بھی کرنا شروع کر دی ہے جس کا خاوند کو علم نہیں، برائے مہربانی مجھے اس سلسلہ میں کوئی نصیحت فرمائیں تا کہ خاوند کے ساتھ محبت و مودت اور نرمی کے ساتھ معاملہ طے کر سکوں دو دن سے تو وہ میرے ساتھ سوتا بھی نہیں بلکہ علیحدہ کمرہ میں اکیلا سوتا ہے، برائے مہربانی میری مدد کریں.

الحمد للہ:

اول:
ازدواجی زندگی حسن معاشرت اور بات چیت اور محبت و مودت اور افہام و تفہیم اور ایك دوسرے کے حقوق کی پہچان اور واجب اور افضل کے مابین فرق کرنے پر قائم ہونی چاہیے، کیونکہ ان سب امور کو مدنظر رکھنے سے خاوند اور بیوی سعادت مند زندگی بسر کر سکتے ہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:
{ اور ان عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرو }النساء (۱۹).

اور ایك مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

{ اور ان عورتوں کے بھی اسی طرح کے حقوق ہیں جس طرح ان عورتوں پر (مردوں کے) ہیں اچھے طریقہ سے، اور مردوں کو ان عورتوں پر فضیلت حاصل ہے، اور اللہ تعالی غالب و حکمت والا ہے }البقرۃ (۲۲۸).

خاوند اور بیوی کے مابین اختلاف کے وقت کتاب و سنت یعنی شریعت اسلامیہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

{ اگر تم کسی چیز میں اختلاف و تنازع کر بیٹھو تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹاؤ، اگر تم اللہ تعالی اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو، یہ بہتر ہے اور اس کا انجام بھی اچھا ہے }النساء (٥٩).

دوم:

بیوی کا حق ہے کہ اسے علیحدہ رہائش دی جائے جہاں وہ اپنے خاوند اور بچوں کے ساتھ رہ سکے، اور اس رہائش میں کوئی اور شریك نہ ہو، نہ تو ساس اور سسر اور نہ ہی کوئی اور رشتہ دار.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

{ انہیں تم وہاں رہائش دو جہاں تم خود رہتے ہو اپنی استطاعت کے مطابق }الطلاق (٦).

جمہور فقھاء کرام جن میں احناف شافعیہ اور حنابلہ شامل ہیں کا مسلك یہی ہے، ان کی رائے ہے کہ بیوی کو اپنی ساس اور سسر اور نندوں کے ساتھ رہنے سے انکار کرنے کا حق حاصل ہے.

آپ اس کی مزید تفصیل سوال نمبر (٩٤٩٦٥) کے جواب میں دیکھ سکتی ہیں.

سوم:

عورت پر اپنی ساس اور سسر کی خدمت کرنا واجب نہیں ہے، بلکہ وہ اسے مروت اور فضیلت سمجھ کر کرے، اور اپنے خاوند کی عزت و تکریم اور احترام کی خاطر اس کے والدین کی خدمت کرے تو اس میں فقھاء کا کوئی اختلاف نہیں ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

میرا سسر بیمار ہے اور وہ ہمارے ساتھ رہنے کے لیے آیا ہے اس کی بنا پر ہمارے مابین مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں مجھے بتائیں کہ اس سلسلہ میں میری ذمہ داری کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:
" عورت پر اپنے سسر یا ساس یا خاوند کے کسی رشتہ دار کی خدمت کرنا واجب نہیں، بلکہ یہ چیز مروت میں شامل ہوتی ہے کہ اگر وہ گھر میں ہو تو ساس سسر کی خدمت کرے، لیکن خاوند کے لیے جائز نہیں کہ وہ بیوی پر اس کو لازم کرے، کیونکہ یہ بیوی پر واجب نہیں، میں یہ کہتا ہوں کہ سسر کی خدمت کرنے میں بیوی کو صبر کرنا چاہیے، اور اسے یہ علم رکھنا چاہیے کہ اس سے اسے کوئی نقصان و ضرر نہیں ہوگا، بلکہ ایسا کرنے پر اس کا خاوند اسے اور زیادہ پسند کریگا اور اسے شرف و مقام حاصل ہوگا "

اللہ سبحانہ و تعالی ہی توفیق دینے والا ہے " انتہی

ماخوذ از: فتاوی العلماء فی عشرۃ النساء و حل المشکلا الزوجیۃ (۱۲۸).

اس سے یہ واضح ہوا کہ ہمارے اس مسئلہ میں واجب بھی ہے اور افضل بھی، رہا واجب تو وہ خاوند پر واجب ہے کہ بیوی کے لیے علیحدہ اور خاص رہائش مہیا کرے جو بیوی چاہتی ہے اور رہا افضل اور فضیلت کی بات تو وہ یہ ہے کہ بیوی اپنی ساس اور سسر کی خدمت کرے، یہ کوئی انصاف کی بات نہیں کہ خود واجب ترك کرتا پھرے اور دوسرے سے فضیلت اور افضل چیز کا مطالبہ کرے.

والدین سے محبت اور ان کی عزت و احترام اور ان سے حسن سلوك کرنے کی حرص رکھنے پر خاوند کی تعریف کی جائیگی، اور اسی طرح آپ بھی قابل تعریف ہونگی کہ اپنی ساس اور سسر کی دیکھ بھال کریں، یہ نیك و صالح عمل ہے اللہ تعالی آپ کو اس کا اجروثواب دےگا.

ہمارى عزيز بہن ہم آپ كو نصيحت كرتے ہوئے ذيل ميں چند ايك باتيں كہيں گے:

١ ـ آپ ازدواجى زندگى كى اساس اور بيناد بات چيت اور افہام و تفہيم اور شريعت كو حاكم بنا كر قائم كريں.

٢ ـ آپ خاوند كو عليحدہ رہائش مہيا كرنے پر مطمئن اور راضى كريں، جس كے نتيجہ ميں اس كو ہى راحت و سكون حاصل ہوگا.

٣ ـ جب تك آپ اپنى ساس سسر سے دور رہتى ہيں اور آپ كے وہ محتاج نہيں تو آپ خاوند سے والدين كى خدمت كے متعلق بات چيت مت كريں، بلكہ آپ كے ليے وہى اچھى كلام كافى ہے جو آپ نے ذكر كى ہے.

٤ ـ آپ خاوند كے ليے كوئى عذر تلاش كريں، كيونكہ بعض معاشروں ميں لوگوں كے ہاں اصل يہى ہے كہ ساس اور سسر كے ساتھ رہ كر ان كى خدمت كى جائے، اور اس سے دور جانا اور ايسا نہ كرنا كوتاہى شمار ہوتى ہے، اور بيٹے كو والدين كا نافرمان اور بيوى كو والدين سے قطع رحمى پر ابھارنے والى شمار كيا جاتا ہے.

اس كے باعث خاوند اپنے والدين كے ساتھ مشكل ميں پڑ جائيگا اور وہ انہيں نہيں چھوڑ سكےگا، اور نہ ہى بيوى كى رغبت پورى كر سكےگا، تو اس حالت پر اثرانداز ہونے ميں وہ ايسى بيوى حاصل كر سكےگا جو اس كے والدين كے ساتھ رہ كر ان كى خدمت بھى كريگى.

اور خاوند كو چاہيے كہ وہ شادى كرنے سے قبل بتا دے تا كہ بعد ميں مشكلات پيدا نہ ہوں، اور وہ خاوند كو راضى كرنے كے ليے اپنے حق سے دستبردار ہونے پر مجبور نہ ہو، ليكن ايك عقلمند بيوى اس مسئلے كا علاج بڑى حكمت كے ساتھ كر سكتى ہے، اور نرمى كے ساتھ اپنى ضرورت بھى پورى كروا سكتى ہے.

٥ ۔ ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اللہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے دعا کا سہارا لیں اور اس سے توفیق و صحیح راہ طلب کریں کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی ہی سب سے بہتر مددگار اور نصرت کرنے والا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی ہمیں اور آپ کو اپنی اطاعت اور رضا خوشنودی والے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .